جلد ۳ | ۲۳ جنوری سنہ ۱۹۱۶ء | شنبہ | مطابق ۱۷ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۴ھ | نمبر ۸۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت کثرت کار کی وجہ سے کسی قدر ناساز ہے۔ سب احباب اس وجود مسعود کی صحت کلّی کے لئے ہر وقت خدا تعالیٰ کے حضور دست بدعا رہا کریں تا کہ حضور کی علالت کی وجہ سے جن فیوض سے ہم محروم رہ جاتے ہیں ان سے نہ رہیں ؞

۲۰۔ جنوری کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب افسر مدرسہ احمدیہ نے علمائے قادیان کو مدرسہ احمدیہ کی تعلیمی سکیم پر غور و تدبر کرنے کے لئے جمع کیا

دُور الضعفاء کے پاس جناب قبلہ میر ناصر نواب صاحب کی مساعی جمیلہ نے ایک مسجد (پختہ) کی بنیاد رکھی ہے۔ جسکی دیواریں نصف کے قریب تیار ہو چکی ہیں۔ امید ہے کہ انشاءاللہ بہت جلدی یہ خانۂ خدا مکمل ہو کر قبلہ میر صاحب کے لئے اجر عظیم کا موجب ہو گا ؞

اخبار احمدیہ

گجرات سے ماسٹر ہدایت اللہ صاحب نے چند سوال حضرت کی خدمت میں لکھے تھے اسکے جواب حضور نے اپنی قلم سے تحریر فرمائے

(۱) کیا احمدیوں کی بیویاں جو مخالفت نہ کریں بغیر بیعت احمدی ہیں یا انھیں بھی بیعت کرنا اور علیحدہ چندہ دینا لازمی ہے۔

جواب۔ احمدی کی بیوی کو بھی اگر وہ بیعت کرنی چاہے تو ضروری ہے۔ اور چندہ بھی ہر ایک بالغ پر واجب ہے۔ خواہ وہ کسقدر تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ ہر ایک کا اخلاص اسکے کام آئیگا ؞

سوال دوم۔ اگر خاوند غیر احمدی ہو تو اس کی بیوی سلسلہ میں شامل ہو کر پورا ثواب حاصل کر سکتی ہے یا نہیں؟ اور خاوند کے ڈر کی وجہ سے بیعت کو خفیہ رکھ سکتی ہے یا نہیں؟

جواب۔ غیر احمدی کی بیوی بیعت کر سکتی ہے اور مشکل کے وقت خفیہ بھی رکھ سکتی ہے۔ کیونکہ عورتیں آجکل مظلوم ہیں ؞

سوال سوم۔ احمدیوں کے لڑکے جب بالغ ہو جائیں تو کیا انھیں بھی بیعت کرنا اور علیحدہ چندہ دینا جبکہ وہ باپ ہی کے ساتھ رہتے ہیں (علیحدہ نہیں) ضروری ہے یا وہی چندہ کافی ہے جو باپ ادا کرتا ہے؟

جواب۔ بالغ لڑکوں کو اگر وہ کہیں کہ ہم احمدی ہیں تو بیعت کی ضرورت نہیں۔ کریں تو اچھا ہے۔ چندہ جب اپنا کام کریں تو دیں ؞

اعلان

باہتمام شیخ عبدالرحمان صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان چھپکر شائع ہوا

نیو ہنتر (الہ آباد) سے برادر غلام سرور صاحب لکھتے ہیں۔ کہ میں مسیح موعود کو سچا سمجھتا تھا مگر دلی کمزوری کی وجہ سے بیعت نہ کر سکا خلیفہ اول کی وفات پر مجھے بہت شکوک پڑے مگر الحمد اللہ کہ آج القول الفصل پڑھکر دیکھو پورا اطمینان حاصل ہو گیا ہے۔ میں پیغامیوں کو سراسر گمراہی میں دیکھتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کی حالت پر رحم فرمائے اور انہیں ہدایت دے ٭

اوڑیسہ سے سید محمد زاہد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ میرا کام اس قسم کا ہے کہ اکثر لوگ میرے پاس آتے ہیں۔ میں ہندو مسلمانوں کو تبلیغ احمدیت کرتا رہتا ہوں چنانچہ حال ہی میں ایک ہندو جو مذہبی امور سے بہت دلچسپی رکھتا ہے اور مذہبی لوگوں سے سوالات اور مباحثات کرتا رہتا ہے میرے پاس بھی اس غرض سے آیا اور سوالات کئے خاکسار نے خدا تعالیٰ کے حضور بہت دعا کر کے اس سے بات چیت شروع کی پہلے ہی سوال میں خدا تعالیٰ نے اسکا لب ساکت کیا اور وہ پکار اٹھا کہ میری تشفی ہو گئی ہے اور بجائے سوال کرنے کے میری باتوں کو غور سے سنتا رہا میں نے انبیا علیہم السلام کی بعثت کی غرض بتائی بالآخر اس نے حضرت نبی کریم کو رسول تسلیم کیا اور حضرت مسیح موعود کا کرشن ہونا اور موجودہ خلافت کا ذکر کیا تو اس پر اس نے قادیان جانے کا شوق ظاہر کیا پھر ایک مسلمان کو تبلیغ کی اس نے اپنے رشتہ داروں اور دوستوں پر حضرت مسیح موعود کا ذکر کیا تو انہوں نے حضرت اقدس علیہ السلام کی کتب طلب کیں اس کے لئے انہیں جماعت احمدیہ کلکتہ کا پتہ بتایا گیا ہے کہ وہاں سے منگوا لیں۔

لنوان شہر سے مولوی عبد السلام صاحب سکریٹری انجمن مبلغین دوآبہ لکھتے ہیں کہ ہم چند احمدی موضع کھیڑیا تبلیغ کے لئے گئے مگر وہاں کے لوگوں نے کچھ توجہ نہ کی ہم نے وہاں سے خالی جانا مناسب نہ سمجھا اس لئے میں ایک کونے میں کھڑا ہو کر تبلیغ کرنے لگا اور باقی سب احمدی احباب سامنے بیٹھ گئے میں نے حضرت باوا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونے پر تقریر شروع کر دی جب کچھ لوگ جمع ہو گئے تو احمدیت کی تبلیغ کی اس کے بعد ہم واپس چلے آئے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سمجھ دے آمین ٭

احمد نگر سے منشی غلام حسین صاحب لکھتے ہیں کہ میرا ایک غیر احمدی دوست حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

جنگ یورپ

قفقاز میں لڑائی۔ لندن ۱۳ جنوری قفقاز میں جو ترک دریائے ارکھاو پر اپنے مورچوں کو مستحکم کرنے کی کوشش کر رہے تھے منتشر کئے گئے۔ آرمینیش کے علاقہ میں کردوں کی زبردست افواج سے لڑائیاں ہوئیں۔

سرنگوں سے ٹکرا کر جہازوں کی غرقابی۔ لندن ۱۴ جنوری۔ ڈچ سٹیمر ماشادین ایک سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہوا اہل جہاز میں سے ۱۲۲ اشخاص بچائے گئے کپتان مردہ پایا گیا لندن ۱۵ جنوری۔ سپین کا جہاز بابو نامی روشیلی کے نزدیک ایک سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔ ۲۵ آدمی غرق ہو گئے ایک بچا یا گیا ٭

ایک امریکن آبدوز کشتی غرق۔ لندن ۱۶ جنوری نیو یارک۔ آبدوز کشتی نمبر ای ۲ بروکلین کے بحری احاطہ میں دھماکے کے بعد غرق ہو گئی چار آدمی ہلاک ہوئے اور ایک درجن زخمی ہوئے جن میں بعض مہلک طور پر مجروح ہوئے جس وقت دھماکا ہوا اس وقت بجلی کی باٹریوں کو نئے سرے سے چارج کیا جا رہا تھا ایک اور قیاس کے مطابق یہ حادثہ ہائیڈروجن گیس کو آگ لگ جانے کے باعث ہوا ٭

چین میں بغاوت لندن ۱۵ جنوری شنگھائی۔ خبر ملی ہے کہ یونانیسی افواج نے ۹ جنوری کو کیوچو کے باغیوں کے ایک گروہ سے مقام سیونو چھین لیا۔ باغی فوج چونگ کنگ کی طرف بڑھ رہی تھی۔ جہاں کہ باغی لیڈر سا یو قاعدہ بند فوج کو کمان کر رہا ہے ٭

قیصر جرمنی کی میدان جنگ کو واپسی۔ لندن ۱۷ جنوری امسٹرڈم۔ برلن سے موصول شدہ ایک نیم سرکاری تار خبر مظہر ہے۔ کہ قیصر اپنی خفیف سی علالت سے بالکل تندرست ہو گیا ہے۔ ہفتہ کے روز جب وہ امپیریل پیلس محل کو گاڑی پر سوار جا رہا تھا جہاں اس نے لنچ تناول کیا اور چند گھنٹے تک ٹھہرا لوگوں نے اسے چیرز دیئے

لندن ۱۷ جنوری امسٹرڈم۔ برلن میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ یکشنبہ کے روز قیصر میدان جنگ کو چلا گیا ہے۔

مصری سرحد پر عرب منتشر کئے گئے لندن ۱۷ جنوری قاہرہ سے ۱۳ جنوری کی رائٹر کی ایک تار خبر مظہر ہے کہ دستہ فوج سے ۲۰۰ عربوں کو انگیز ماتروں سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر منتشر کیا۔ عرب لوگ اپنی تمام بھیڑوں بکریوں اور خیمہ جات کو چھوڑ کر بھاگ گئے برطانوی سپاہیوں کا کوئی نقصان نہیں ہوا ٭

جنگ بلقان لندن ۱۴ جنوری۔ بکارسٹ۔ خبر ملی ہے کہ ترکی اور بلغاری افواج۔ اطالوی مانٹی نگروی اور فرانسیسی محاذوں کو آسٹرین اور جرمن افواج کی جگہ بھیجی گئی ہیں کیونکہ جرمن اور آسٹرین افواج سالونیکا اور نکودنیا کو بھیجی گئی ہیں

لندن ۱۵ جنوری سٹرڈم۔ ایک آسٹرین اعلان مظہر ہے۔ کہ سٹنجی میں شاہی محل اور شہر کو کوئی نقصان نہیں پہنچا

فرانسیسی میدان جنگ لندن ۱۶ جنوری۔ پیرس آج شام کا اعلان مظہر ہے کہ کوئی قابل ذکر واقعہ نہیں ہوا

لندن ۱۶ جنوری جنرل ہیگ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ عام طور پر آج خاموشی رہی گو کچھ اور یپ رس کے نزدیک دشمن نے کچھ گولے پھینکے یپ رس کے شمال میں ایک جرمن استحکام کے خلاف توپخانہ کی آتشباری اطمینان بخش تھی ٭

لندن ۱۷ جنوری۔ پیرس۔ کل رات کا اعلان مظہر ہے کہ بلجیم میں برٹش اور فرانسیسی توپخانہ نے باہم ملکر ضلع ہٹیاس میں جرمن خندقوں کو نقصان پہنچایا۔ اور جرمن لائنز میں رخنے پیدا کئے۔ فرانسیسی باتریوں نے تھیبس کے جنوب کو جانیوالی سڑک پر کامیابی سے گولہ باری کی اور نیو ویلی کے شمال مشرق میں ایک سامان بارود کے ڈپو کو اڑا دیا۔ ارگون میں دستی گولوں کی لڑائی ہوئی ٭

دشمن کی افواج کی تعداد فرانسیسی جنگی نامہ نگار کا اندازہ ہے کہ مقدونیہ میں دشمن کی افواج کی تعداد ۲½ لاکھ ہے اور کہ انگریزوں کو وہاں بہت سی کمک پہنچ گئی ہے۔ فرانسیسی افواج کو بھی جلد جلد چلنے والی توپیں اور موٹر کاروں پر سوار کلدار توپیں موصول ہو رہی ہیں ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۳ جنوری ۱۹۱۶ء

دسمبر ۱۹۱۵ء کے آخری ایام

عیسوی سنہ کے اُنیس سو پندرہ ۱۹۱۵ سال گذر گئے - دسمبر کے آخری دن ان کی آخری گھڑیاں تھیں کہ پُوری ہوگئیں - اب آیندہ کے لئے ایک نئے سال کا آغاز ہوا ہے - ان آخری ایام میں تمام دنیا پر جو کچھ ظہور پذیر ہُوا - اسکو پیش نظر رکھنے کی نہ تو اس وقت ضرورت ہے - اور نہ وہ رکھا جاسکتا ہے - ہاں ان دنوں میں اہالیان سرزمین ہند جس کشمکش اور جدوجہد میں مصروف رہے ہیں - اُسپر نظر ڈالنا ہمارے لئے ضروری ہے - کیونکہ اس میں ہمارے لئے ایک ایسا سبق عبرت اور درس حقیقت ہے کہ جس سے ہم خود بھی بہت بڑا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں - اور حقیقت شناس اور صداقت شعار لوگوں کو بھی بہت نفع پہنچا سکتے ہیں ۔

گذشتہ دسمبر کے ان آخری ایام میں ہندوستان کے مختلف شہروں میں مختلف انجمنوں اور مختلف کمیٹیوں کے اجلاس ہوئے ہیں - اور یہ اس کثرت سے ہوئے ہیں کہ صرف ایک ہی شہر بمبئی میں ان ایام کے اندر ایک درجن سے زائد انجمنوں نے جلسے کئے ہیں - جنہیں انہوں نے اپنے اپنے مقاصد اور اغراض کے لئے اپنی اپنی سمجھ اور عقل کے مطابق تجاویز سوچی ہیں اگر ہم ان تمام انجمنوں کو نام بنام لکھنا شروع کریں تو بھی ایک لمبی فہرست بنجانے کا ڈر ہے - چہ جائیکہ ان کے حالات پر کسی قدر روشنی ڈالیں - البتہ مختصر لفظوں میں اتنا بتائے دیتے ہیں کہ ان تمام کا مدعا اور مقصد بغیر کسی ایک کی استثناء کے "دنیا" اور "لوازمات دنیا" تک ہی محدود تھا - اور ان میں شریک ہونیوالے تمام کے تمام لوگ اپنا یہی نصب العین رکھتے تھے - ان میں سب سے چیدہ اور بڑی دو کمیٹیاں ہوئی ہیں - جنہیں سے ایک کا نام "کانگرس" ہے - جو اہل ہنود اصحاب سے مرکب ہے - اور دوسری کا نام "مسلم لیگ" جسکے اعضائے متحرکہ مسلمان سمجھے جاتے ہیں - ان دونوں کے اجلاس بھی پہلو بہ پہلو بمبئی میں ہی منعقد ہوئے ہیں ۔

یُوں تو یہ زمانہ قوموں کی بیداری اور زندگی کا زمانہ کہا جاتا ہے - اور ان انجمنوں اور کمیٹیوں کے وجود کو اس کا ثبوت قرار دیا جاتا ہے - لیکن کس قدر افسوس اور رنج کا مقام ہے کہ دراصل یہ زمانہ دین کی طرف سے مُردہ اور بے حس و حرکت ہونے کا ہے - کیا یہ بات اِسکے ثبوت کے لئے کافی نہیں ہے کہ ان چند ایام میں شمال سے لیکر جنوب تک - اور شرق سے لیکر مغرب تک انجمنیں ہوتی ہیں - جلسے منعقد ہوتے ہیں - لیکن تمام ہندوستان میں ان لوگوں کا کوئی ایک بھی ایسا جلسہ نہیں ہوتا - جسکی غرض و غایت دین ہو - ہم یہ نہیں کہتے - کہ دنیاوی زندگی کو آرام و اطمینان سے گذارنے کے لئے جدوجہد نہ کی جائے - لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ جب اس چند روزہ زندگی کے لئے یہ کچھ کیا جاتا ہے تو اس ابدالآباد زندگی کے لئے کیا کچھ نہ کرنا چاہیئے اِسکے لئے تو بہت ہی ہمت اور قوت دکھانی چاہیئے مگر افسوس کہ دُنیا کے لوگ اس سے لاپروا ہیں - اور اِسطرف توجہ ہی نہیں کرتے - حالانکہ خدا تعالیٰ نے اپنے ایک برگزیدہ انسان کے ذریعہ اِنہی ایام میں جن میں کہ وُہ دنیا کے لئے مشغول تگ و دو ہوتے ہیں - ایک ایسی مجلس اور کمیٹی کا انعقاد فرمادیا ہُوا ہے جو ان کے لئے دین کی حقیقت آموزی کا درس دے رہی ہے اور یہ وہ مجلس ہے - جو ہر دسمبر کے آخری ایام میں قادیان دارالامان میں منعقد ہوتی ہے - کوئی نادان کہہ سکتا ہے کہ اس میں اور دیگر مجلسوں میں کیا فرق ہے - جسطرح اور جگہ کچھ لوگ جمع ہوتے ہیں اسی طرح یہاں بھی ہوتے ہیں - لیکن ہم اُسے بتاتے ہیں کہ اور جگہ جمع ہونیوالوں اور یہاں کے جمع ہونیوالوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے - وہ لوگ اس لئے جمع ہوتے ہیں کہ دُنیا حاصل کی جائے - لیکن قادیان کے جلسہ میں شامل ہونیوالے اس مدعا کو لیکر آتے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جائے - وہ لوگ اس لئے اکٹھے ہوتے ہیں کہ اپنی تن آسانی کے اسباب اور ذرائع پر غور کریں - لیکن اس میں اکٹھے ہونیوالے اس غرض کو لیکر آتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی تن آسانیوں کو قربان کردیں وہ لوگ اس لئے مجمع کرتے ہیں کہ اپنے دنیاوی آرام کے وسائل پر غور کریں اور اُنکے مُہیا کرنے کی کوشش کریں - لیکن اس میں اُن لوگوں کا مجمع ہوتا ہے جو راہ مولیٰ میں اپنے ہر قسم کے آرام کو ترک کرنے کا عہد کرتے ہیں - کیا یہ اس بات کا کھُلا کھُلا ثبوت نہیں ہے کہ یہ مجلس خدا کے لئے اور صرف خدا ہی کے لئے منعقد ہوتی ہے

ممکن ہے کسی کی عقل و سمجھ اس قدر مسخ ہوگئی ہو کہ اُسے یہ بین خصوصیت بھی نظر نہ آتی ہو - اس لئے ہم اسے ایک اور بات کی طرف متوجہ کرتے ہیں - اور وہ یہ کہ ان ایام میں منعقد ہونیوالی تمام انجمنوں اور قادیان کے جلسے کے انعقاد پر نظر ڈالے کہ ان میں کیا کچھ ہُوا اور کیوں ہُوا - کانگرس اور مسلم لیگ کے ممبروں نے اپنی تمام آرزوں اور تمناؤں کا انحصار ایک ایک شخص پر رکھ کر اس کو اپنا خضر راہ بنایا تھا - یعنی کانگرس نے مسٹر ایس - پی سنہا کو اور مسلم لیگ نے مسٹر مظہر الحق کو - لیکن واقعات نے رونما ہوکر بتادیا کہ ان کی تمام آرزوئیں ہیچ اور تمام تمنائیں باطل تھیں - چنانچہ کانگرس کے خاتمہ پر مسٹر سنہا کی نسبت یہ رائے مقرر کی گئی کہ "قبل ایڈریس وہ مرکز آمال مرجع مقاصد مخزن تمنا اور منبع آرزو تھے - لیکن جس وقت ان کا ایڈریس ختم ہُوا تو معلوم ہُوا کہ وہ کچھ نہیں تھے مگر اُمیدوں کی بربادی اور آرزوں کی پامالی - جو نگاہیں محبت سے پڑتی تھیں اب انہیں غصہ تھا - جن دلوں میں ان کا اعزاز و احترام مستولی تھا وہ اب اس احساس سے خالی تھے" یہ تو کانگرس کے پریزیڈنٹ کی شخصیت کا نقشہ تھا جو اسکے محبان باوفا کی نظروں میں دکھائی دے رہا تھا - ادھر مسلم لیگ کے اجلاس پر نگاہ ڈالئے - عین جلسہ میں یہ فقرے چُست کئے گئے کہ "یہ مُسلمانوں کی مجلس نہیں ہے" "یہ لوگ داڑھیاں مُنڈاتے اور انگریزی لباس پہنتے ہیں اس لئے مُسلمان کیونکر ہوسکتے ہیں" "وُہ کافر ہیں اور ہندوں کے ساتھ ملکر اسلام اور مسلمان دونوں کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں" یہ بدمزگی اور ابتری اس حد تک پہنچی کہ جلسہ کو درمیان میں ہی ختم کرکے اُٹھ جانا پڑا - یہ ان دونوں ہندوستان کے باشندوں کی سب سے بڑی انجمنوں کی حالت کا ایک فرا سا خاکہ ہے - جسے ہم نے نہایت ہی مختصر الفاظ میں ہدیہ ناظرین کردیا ہے - یہ جو کچھ ہُوا - اِسکی کیا وجہ ہے اِسکے لئے صرف یہی کہنا کافی ہے کہ چونکہ وہ لوگ دنیا کے سود و زیاں کے لئے جمع ہوئے تھے اس لئے گو شرافت اور تہذیب اِسبات کی مقتضی تھی کہ جن کو انہوں نے اپنا پریزیڈنٹ بنایا - انکی ہر ایک بات کو قبول کرتے اور انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے - لیکن اس ادب اور تہذیب کے فقدان نے جو صرف دین کی وجہ سے حاصل ہو سکتا ہے - ان سے یہ حرکات ناشائستہ کرائیں ۔

اِن انجمنوں کی یہ حالت ہونا کوئی معمولی واقعہ نہیں جسکو سرسری نظر سے دیکھ کر نظر انداز کیا جائے - بلکہ یہ عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کے لئے ایک زرّین موقع ہے جو بتاتا ہے کہ دیکھو اِسطرح

اُن انسانی کوششوں کا انجام ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتیں۔ اور اُن کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ کی بتائی ہوئی راہ پر چلنے والوں کی کیا حالت ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ اگر ہم قادیان کی پاک سرزمین میں دسمبر کے آخری ایام میں منعقد ہونیوالے جلسہ کی نسبت کچھ بیان کریں تو اسے ہماری خوش اعتقادی پر محمول کیا جائے یا واقعات آفرینی سمجھا جائے۔ اس لئے ہر ایک اس شخص کی خدمت میں جس نے کانگرس اور مسلم لیگ کے جلسوں کو دیکھا ہے۔ گذارش کی جاتی ہے کہ وہ بچشم خود ایک دفعہ قادیان کے جلسہ کو بھی دیکھے اور پھر خود ہی موازنہ کرلے کہ اس جلسہ میں دوسروں کی نسبت کیا امتیاز اور کیا فرق ہوتا ہے۔ کاش! انسانوں کی بنائی ہوئی لیگ اور کانگرس کے نظارہ کُن کو کبھی یہ بھی خیال آئے کہ وہ خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنا کردہ انجمن کے اجلاس کو بھی دیکھے۔ تا اُسے معلوم ہو کہ دوسروں نے کن اغراض اور مقاصد کو پیش نظر رکھ کر اپنی انجمنوں کی بنیاد ڈالی ہے۔ اور اس جلسہ کی بنیاد کن اصولوں پر قائم ہے۔ اور اُس پر یہ بھی روشن ہو جائے کہ باقی تمام کے تمام لوگ جس منزل پر پہنچنے کے لئے مصروف تگ و دو ہیں۔ اس جلسہ میں شامل ہونیوالے بالکل اس کے برخلاف گامزن ہیں۔ اور دوسرے ابھی تک تلاش راہ میں ہی مصروف ہیں کہ یہ جادہ پیمائی کرتے ہوئے کہیں کے کہیں نکل گئے ہیں اور دن بدن آگے ہی آگے بڑھتے جاتے ہیں ؁

آخر میں ہم خدا تعالیٰ کی برگزیدہ جماعت احمدیہ کو اِس بات کی مُبارکباد دیتے ہیں کہ دسمبر کے آخری ایام میں انسانی طاقت و ہمت کے اجتماع اپنی حالت زار پیش کر کے اس کے لئے خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ مجمع کی شان و شوکت اور عزت و تعظیم کو بڑھاتے ہیں۔ اور اس کی ایمانی ترقی کا باعث ہو رہے ہیں۔ اس کے لئے جسقدر بھی خدا تعالےٰ کا شکر کیا جائے کم ہے۔ ہماری دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ سب لوگوں کو اسی اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق دے۔ جسکی بنیاد اس نے اپنے ایک برگزیدہ انسان کے ذریعہ رکھوائی ہے۔ تا انھیں ان ناکامیوں کا سامنا نہ ہو۔ جو موجودہ حالت میں ہو رہا ہے ؁

آیندہ وائسرائے ہند کون ہونگے؟

لنڈن میں سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ لارڈ چمسفورڈ آیندہ وائسرائے ہند مقرر ہوئے ہیں جنھیں وزیر اعظم انگلستان کی سفارش پر حضور ملک معظم قیصر ہند نے وائسرائے و گورنر جنرل کشور ہند مامور کیا ہے۔ لارڈ چمسفورڈ کے تقرر کو انگلستان میں بنظر استحسان دیکھا گیا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ انتخاب ہذا محض قابلیت کی بناء پر عمل میں آیا ہے کیونکہ لارڈ موصوف ایک تجربہ کار اور مسلمہ اوصاف کے منتظم ہیں۔ آپ کوئنز لینڈ اور بعدہٗ نیو ساؤتھ ویلز کے گورنر کی حیثیت سے اپنی نسبت مطلا رائے حاصل کرچکے ہیں۔ آپ کا تحصیل علم کا زمانہ پہلے ونچسٹر اور پھر آکسفورڈ میں بحیثیت ممتاز گذرا ہے آپنے یونیورسٹی میں قانون میں پہلا درجہ حاصل کیا۔ یونیورسٹی کرکٹ کے کپتان ہوئے۔ اور آل سولز فیلوشپ بھی ملی۔ بعدہٗ لنڈن سکول بورڈ اور لنڈن کونٹی کونسل میں آپکے انتظامی تجارب کا آغاز ہوا۔ گذشتہ چندماہ میں آپنے ہندوستان میں سپاہ علاقہ کے افسر کے طور پر اپنے آپ کو نئے حالات کے مطابق بنایا پالیٹکس میں آپ یونینسٹ ہیں۔ اور مسائل ہند کے متعلق صاف و بے لوث قلب رکھتے ہیں۔ آپ کی شخصیت خوشگوار ہے اور آپ اسوقت زندگی کے نصف النہار پر ہیں۔ آپکی اہلیہ محترمہ میں وہ تمام اوصاف موجود ہیں۔ جو برٹش اُمراء میں نہائت دلکش متصور ہوتے ہیں۔ غرضیکہ آپ ان تمام صفات سے متصف ہیں جو بحیثیت وائسرائے ہند آپ کو کامیاب ثابت کر سکتی ہیں۔ بنابریں اہل ہند کو اپنے آپ کو مبارکباد دینی چاہیئے ؁

لارڈ چمسفورڈ ۱۶ر جنوری کے جہاز ڈاک میں بمبئی سے عازم ولایت ہوئے ہیں۔ اور اخیر مارچ میں لارڈ ہارڈنگ کو سبکدوش کرنے کی غرض سے مراجعت فرمائے ہند ہونگے۔

لارڈ چمسفورڈ کے جہاز میں سوار ہونے سے پیشتر جبکہ آپ سرزمین ہند میں رونق افروز تھے۔ آپکے متعلق یہ اعلان کرنا شاید موزون نہ سمجھا گیا ہو گا۔ اس لئے آپ کی روانگی کے بعد کیا گیا۔ لارڈ موصوف کے تقرر کی خبر تمام اعتدال پسند اصحاب امید ہے کہ اطمینان کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ کیونکہ نئے وائسرائے ہند فی الواقعہ ایک روشن خیال اور وسیع انتظامی تجربہ رکھنے والے عہدہ دار ہیں۔ چنانچہ کوئنز لینڈ اور نیو ساؤتھ ویلز کے آٹھ سالہ زمانہ گورنری میں آپ کی اعلےٰ قابلیت کا بخوبی ثبوت مل چکا ہے۔ آپ کی حب الوطنی اس سے ظاہر ہے کہ آپ فوجی خدمات بجالانے کی غرض سے سپاہ میں داخل ہو گئے۔ اور چہارم ڈورسٹ رجمنٹ کے کپتان کے طور پر ہندوستان تشریف لائے۔ اور ابھی کوئی بہت دن نہیں ہوئے۔ کہ آپ اس پلٹن کے ایک دستہ کے بمقام گلبرگ متصل شملہ کمانڈر تھے۔ اس لحاظ سے بھی آپ کا تقرر بے مثل سمجھا جائے گا کہ آپ رجمنٹل ڈیوٹی سے براہ راست اس جلیل القدر عہدہ پر فائز ہوتے ہیں جو ہندوستان میں سب سے بڑا عہدہ ہے۔ ایام قیام جنگ میں بارہا آپ شملہ تشریف لیجا کر لارڈ ہارڈنگ کے مہمان کے طور پر وائسریگل لاج میں سکونت پذیر ہوئے ہیں۔ یُوں بھی کاری اور تمدنی حلقوں میں بہت سے اصحاب کو آپ کی دوستی اور شناسائی کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ اہل ہند کی آرزوؤں اور تمناؤں کے مطالعہ کے بہت سے موقعوں سے مستفید ہوئے ہیں۔ دوران قیام ہند میں انہوں نے کلکتہ۔ بمبئی۔ لاہور اور دیگر مقامات کی بھی سیر و سیاحت فرمائی ہے۔ اور بہت سے حلقوں سے بطور پرائیوٹ شخص کے بہت سی معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ اور نکتہ چینیوں سے آگاہی حاصل کی ہے۔ جو عہدہ وائسرائے ہند کا چارج لینے پر آپکے لئے نہایت کارآمد ثابت ہونگی۔ آپ کو یہ بھی ایک زرین موقع حاصل ہوا ہے کہ آپنے اپنے پیشرو وائسرائے کو تقریباً ۱۸ ماہ بچشم خود تخت وائسرائلٹی پر جلوہ افروز دیکھا ہے۔ یہ موقعہ اب تک کسی گذشتہ وائسرائے کو نہیں ملا تھا۔ آپ کی عمر اس وقت ۴۷ سال کی ہے۔ آپ اچھے شہسوار اور شکاری ہیں۔ آپ بھی اچھی ٹینس کھیلتے ہیں ؁

ہم صدقِ دل اور خلوص قلب سے جناب لارڈ چمسفورڈ کو اس عہدہ جلیلہ پر فائز المرام ہونے کی مُبارکباد دیتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ آپکے عہد کو ہمارے لئے بہت سی خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین ؁

دعوت الی الخیر

بنگہ (ضلع جالندھر) میں تبلیغ احمدیت

جماعت بنگہ کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے جناب مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو وہاں بھیجا۔ جو ۴ جنوری ۱۶ء کی شام کو پہنچ گئے دوسرے دن بارہ بجے سے دو بجے تک عورتوں اور مردوں میں آپ کا نہایت دلچسپ وعظ ہوا اس وعظ میں انسان کی علت غائی ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون سے ثابت کی اور انسان اور حیوان میں فرق بتا کر انسانیت کے اصول بتائے جو انسان کو خدا تعالیٰ تک پہنچاتے ہیں اور پھر بتایا کہ جس طرح انسان کو ہر ایک کام کے کرنے کے لئے ....

بڑی بڑی محنتوں اور مصائب کے مراحل میں سے گذرنا پڑتا ہے اسی طرح انسان کو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے لئے بھی بڑے مراحل طے کرنے پڑتے ہیں۔ اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ کے خوف سے ڈرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ انسان کے صرف اعمال سوائے خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے اسے نجات نہیں دلا سکتے..................

....

....

.... اسی ضمن میں آپنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قربانی کے متعلق یعنی کفارہ کے رد میں بیان فرمایا۔ ایک عیسائی صاحب بھی حاضرین میں موجود تھے۔ مولانا موصوف نے بتایا کہ قربانی میں چار یا تین مدنظر ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ قربانی کس چیز کی ہے دوئم یہ کہ قربانی کی غرض کیا ہے سوم یہ کہ قربانی دینے والا کون ہے۔ چارم یہ کہ کس کی خاطر قربانی دیجاتی ہے۔ ان باتوں کو پیش نظر رکھکر ہم حضرت مسیح کے کفارہ پر نظر کرتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں۔ کہ کیا ان کی قربانی ان پر پوری اتری ہے۔ یا نہیں۔ اس کیلئے جب ہم قانون قدرت کی طرف دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک ادنیٰ چیز اعلےٰ پر قربان ہوتی ہے نہ کہ اعلےٰ چیز ادنیٰ پر۔ لیکن حضرت مسیح جن کو خدا اور خدا کا بیٹا کہا جاتا ہے۔ ان کو عام انسانوں کے لئے قربان کیا جاتا ہے (۲) دوسرے قربانی کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ ترقی ہو اگر بیمار ہے تو شفا ہو اگر گناہوں میں مبتلا ہے تو ان سے رہائی پائے۔ لیکن حضرت مسیح کی قربانی کو جب ہم دیکھتے ہیں تو اس قسم کا کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔ (۳) تیسرے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح کو قربان کرنے والے کون ہیں۔ سو وہ یہود ہیں۔ اس لئے عیسائی صاحبان کو اس سے کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ (۴) چوتھے یہ دیکھتے ہیں کہ قربانی کس کی خاطر ہوئی تو پتہ لگتا ہے کہ عیسائیوں کی خاطر نہیں ہوئی۔ بلکہ یہود نے اپنا کینہ نکالا ہے اب کس طرح کوئی مان سکتا ہے کہ کفارہ یعنی حضرت مسیح کی قربانی کسی کے کام آسکتی ہے۔ اس کے بعد آپنے خدا تعالیٰ کی توحید کا وعظ کیا اور پھر جلوۂ الٰہی کا انعکاس قلوب پر بیان فرمایا اور انسان کے دل کو ایک شیشہ سے مثال دیکر سمجھایا کہ اگر ہزار ہا شیشے سورج کے سامنے رکھیں اور سورج ہر ایک میں جلوہ گر ہوگا ایسا ہی خدا تعالیٰ ایک ہے لیکن اس کا انعکاس ہر دل پر صاف پڑتا ہے۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود کی صداقت پر منہاج نبوت پر تقریر فرمائی۔ اور حاضرین کے دل پر بڑا اثر ہوا۔ وعظ کے ختم ہونے پر عیسائی صاحب نے کہا کہ مولوی صاحب میں آپ کی تقریر سنکر بہت خوش ہوا ہوں۔

اسی روز پھر ساڑھے تین بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک متصل کوتوالی عام جلسہ ہوا جس میں آریہ سکھ اور ایک عیسائی اور دیگر مذاہب کے لوگ اور بہت سے غیر احمدی بھی شامل تھے لیکچر میں ثابت کیا گیا کہ قرآن شریف کامل کتاب ہے الیوم اکملت لکم دینکم اور صحف مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ سے ثابت کیا کہ تمام مذاہب کی عمدہ تعلیم قرآن شریف میں موجود ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل اور زندہ نبی ہونا دیگر مجددین و حضرت اقدس مسیح موعود کے ذریعہ سے ثابت کیا اور بتایا کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے اس کے سوا دوسرے کسی مذہب میں زندگی کا کوئی ثبوت نہیں ہے اگر کسی میں زندگی ہے تو دکھلائے مولانا موصوف نے اسلام کے زندہ ہونے کی تائید میں بڑے بڑے نشانات جو اس وقت پورے ہو رہے ہیں واضح طور پر بیان کر کے اچھی طرح حجت تمام کی دوسرے روز بھی یہ جلسہ عام متصل کوتوالی ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ میں نہایت کامیابی دی اور مولوی صاحب کے وعظ سے اتنا بڑا اثر ہوا کہ مخالفین نے بھی قبول کیا اور حاضرین جلسہ پہلے روز کی نسبت تعداد میں بھی زیادہ آئے اور اس جلسہ میں نائب تحصیلدار صاحب نواں شہر اور ایک دو ہندو وکیل اور دیگر معزز اشخاص بھی شامل تھے جنہوں نے جلسہ کے ختم ہونے پر مولوی صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ ان کے ذریعہ سے آج ہمارے پہلے دو تین شکوک و شبہات بھی رفع ہو گئے ہیں۔ اس دن مولانا موصوف کا لیکچر دیگر مذاہب کے متعلق تھا جس میں آپنے خاص کر مسئلہ تناسخ کی بہت عمدہ طور پر تردید فرمائی۔ اس کے بعد اسلام کی تمام دیگر مذاہب پر فوقیت کا اظہار کیا اور بتایا کہ اسلام میں تمام مذاہب کی صداقتیں موجود ہیں۔ صحف مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ قرآن شریف کی آیت پیش کر کے اور ولقد یسرنا القرآن للذکر فہل من مدکر سے ثابت کیا کہ قرآن شریف ایک آسان کتاب خدا تعالیٰ نے بنا دی ہے اگر تمام مذاہب کی موجودہ کتابوں اور ان کی مختلف زبانوں کو سیکھا جاتا اور پھر ان میں سے وہ تمام صداقتیں ایک جگہ جمع کی جاتیں تو ایک زمانہ دراز درکار تھا مگر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف جیسی کامل کتاب میں سب صداقتیں جمع کر دی ہیں اس کے بعد بیان کیا کہ دیگر مذاہب کی تعلیم افراط و تفریط کی طرف لیجاتی ہے لیکن اسلام افراط اور تفریط سے بچا کر اعتدال کی تعلیم دیتا ہے آپنے اس کے ثبوت میں اسلام اور دیگر مذاہب کی تعلیموں کو بھی پیش کیا اور ساتھ ہی حضرت اقدس کا مسیح و مہدی و کرشن ہونا ظاہر کیا اور

کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ خاتمہ کے بعد کہا گیا کہ اگر کسی کو اعتراض ہے یا کچھ سوال کرنا ہے تو وہ دریافت کر سکتا ہے اوس پر ایک نائب تحصیلدار صاحب چوہدری عبدالمجید خان تحصیل نواشہر نے جو اس وقت جلسہ میں موجود تھے سوال کیا کہ ایک ہی شخص تمام ناموں کا متحمل کیونکر ہو سکتا ہے۔ مولانا مولویصاحب نے اس کا جواب نہایت احسن طور پر دیا اور اس کے بعد اونہی صاحب نے ایک اور سوال کیا کہ دیگر مجدد نبی کیوں نہیں ہوئے جس کا جواب مولویصاحب نے دیا کہ بدر کامل ایک ہی ہوتا ہے۔ بعد ازاں کوئی سوال نہیں ہوا اور اس کے بعد نائب تحصیلدار صاحب موصوف نے خوشنودی کا اظہار فرمایا اور ایک پلیڈر حکم چند صاحب نامی نبگہ کے رہنے والے نے جلسہ کی کامیابی کی مبارکباد مولوی صاحب کو دی اور کہا آج میرے بھی دو شکوک جو بہت مدت سے تھے رفع ہو گئے ہیں؛

اسی دن شام کو چار بجے جناب مولوی صاحب کا لیکچر حسب دستور تھانہ کے سامنے وسیع جگہ میں ہوا۔ تعداد حاضرین خاصی تھی جس میں ہندو۔ سکھ۔ آریہ و عیسائی مذاہب کے آدمی بھی شامل تھے مولوی صاحب نے سورہ فاتحہ پڑھکر فرمایا کہ دنیا میں بہت سے مذاہب پائے جاتے ہیں اور ہر ایک مذہب کی غرض یہی ہے کہ لوگ پاک ہوں۔ اور بدیوں سے بچیں۔ لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ کونسا مذہب ہے جو انسان کو ہر ایک قسم کی برائیوں سے احسن طور پر بچاتا اور خدا تعالیٰ کی اصل توحید پر ایمان دلاتا ہے۔ وہ صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے دیکھو عیسائی تثلیث کے قائل ہیں ہندو بے شمار دیوتاؤں کو پوجتے ہیں۔ آریوں نے ان سے کچھ ترقی کی ہے مگر پوری نہیں کی۔ چنانچہ ان کا اعتقاد ہے۔ کہ مادہ اور روح بھی خدا کی طرح ازلی اور انادی ہیں۔ پس اسلام کے سوا اور کوئی ایسا مذہب نہیں ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی توحید احسن طور پر سکھاتا ہو۔ اس کے بعد مسئلہ تناسخ ۔۔۔۔ کے متعلق نہایت عمدہ طور پر بیان فرمایا۔ آپ نے کہا کہ دنیا میں جو اختلاف نظر آرہا ہے یہ اعمال سابقہ کا نتیجہ ہے تو تناسخ کے ماننے والوں کو چاہیئے کہ احرام فلک میں جو اختلاف ہے یعنی کوئی چھوٹا ہے اور کوئی بڑا۔ اس کے متعلق بتائیں کہ وہ ان کے کن عملوں کا نتیجہ ہے پھر بتلایا جائے کہ سورج اتنا بڑا کیوں ہے۔ اور ستارے اتنے چھوٹے کیوں ہیں پھر ان کا ہماری خدمتگذاری میں مصروف ہونا ہمارے کن اعمال کا نتیجہ ہے۔ پھر پتھروں کی طرف دیکھو سنگ مرمر کیوں قیمتی ہے اور معمولی پتھر کیوں سستے ہیں لعل جو ایک قسم کا پتھر ہے اپنے کن اعمال کے سبب اس قدر قیمتی ہے۔ اور دیگر پتھر کیوں کم قیمت ہیں پھر زمین کے مختلف قطعات کو دیکھو کسی جگہ کلر ہے اور کسی جگہ اعلیٰ قسم کا باغ ہے کسی جگہ عمدہ شاندار مکان ہے اور کسی جگہ پاخانہ ہے۔ یہ فرق زمین میں اس کے کن اعمال کا نتیجہ ہے۔ پھر پھلوں کی طرف غور کرو۔ ایک ہی باغ میں کوئی میٹھا ہے کوئی کھٹا ہے۔ یہ ان کے کس اعمال سابقہ کا نتیجہ ہے۔ غرض ان موٹے موٹے دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ تناسخ کا مسئلہ صحیح نہیں ہے اگر عیسائی تثلیث کے قائل ہیں۔ تو ایک رنگ میں آریہ بھی تثلیث کے قائل ہیں۔ صرف اسلام نے ہی اصل توحید کو پیش کیا چنانچہ فرمایا فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم کہ تم خدا کو ایسا یاد کرو۔ جیسا اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو۔

اس وقت دنیا میں ایسے آدمی تو موجود ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ خدا کوئی نہیں ہے۔ سب کچھ مادہ ہی کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ پھر دہریہ انسانوں نے کمیٹیاں کی ہیں کہ دیکھیں خدا ہے بھی کہ نہیں۔ ان سب لوگوں کی تردید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تم نے کبھی اپنے باپ کی بابت بھی یہ کمیٹی کی ہے کہ آیا ہم اپنے اپنے باپ کا نطفہ ہیں۔ یا نہیں۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ کوئی انسان ایسے خیال کو اپنے دل میں پھٹکنے بھی نہیں دیتا۔ کیونکہ اس سے اس کی فطرت مانع ہے۔ اب خدا کہتا ہے کہ تم اپنے اللہ کو ایسا یاد کرو جیسے کہ اپنے باپ کو یعنی جب باپ کے لئے تمہاری فطرت تمہیں اجازت نہیں دیتی۔ کہ تحقیقات کرو۔ حالانکہ اس کا باپ ہونا تمہارے مشاہدہ میں نہیں آیا۔ تو خدا کے لئے اگر تم اس کو نہیں دیکھ سکتے تو کیوں تمہاری فطرت اس قسم کے خیالات ظاہر کرتی ہے دنیا کا کوئی بھی انسان اپنے باپ کے سوا کسی اور کو اپنا باپ تصور تک نہیں کرتا۔ کیونکہ اس طرح وہ ولد الحرام ٹھہرتا ہے۔ اب خدا تعالیٰ اسی بات کو پیش کرتا ہے۔ کہ کیا تمہارا خدا باپ کی مانند بھی نہیں۔ پھر کیوں خدا کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہراتے ہو۔ انسان اپنے باپ پر کس طرح ایمان لاتا ہے۔ اسی طرح کہ ماں کے کہنے سے یا اگر ماں نہ موجود ہو۔ تو لوگوں کے کہنے سے یا قرائن اور دلائل سے۔ اور ہر ایک انسان اپنے باپ کو باپ ہونے کی حیثیت سے واحد مانتا ہے۔ ورنہ اگر کوئی ایسا نہیں مانتا۔ تو وہ اپنی ماں کو زانیہ قرار دیتا ہے۔ پس جس طرح باپ کو ایک جاننا فطرت میں داخل ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کو واحد ماننا بھی فطرت کا تقاضا ہے۔

اس کے بعد مولوی صاحب نے ایک رسول کی شناخت کی علامات قرآن شریف سے کھول کھول کر بتائیں اور واضح طور پر ثابت کیا کہ حضرت مرزا صاحب اس زمانہ کے نبی اور رسول ہیں۔ اور عام حاضرین کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر کسی شخص کو مذہب اسلام یا حضرت مرزا صاحب کے دعوی پر کسی قسم کا اعتراض ہو۔ تو اس وقت پیش کرے انشاء اللہ اس کا جواب دیا جاویگا؛

اس پر پادری گوکل ناتھ صاحب نے جن کا ہیڈ کوارٹر پھلور میں ہے اٹھکر یہ اعتراض کیا کہ سابق انبیاء ایسے زمانہ میں آئے جن سے معجزے ثابت ہوئے لیکن مرزا صاحب سے اس زمانہ میں کوئی خاص معجزہ اس زمانہ کے مطابق ظاہر نہیں ہوا۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ مرزا صاحب کے بہت مرید ہو گئے۔ اور یہ ان کی صداقت کی دلیل ہے تو ہم کہتے ہیں۔ کہ مرید تو سوامی دیانند کے ۔۔۔۔ اور گورو گوبند سنگھ کے بھی ہو گئے تھے کیا اس دلیل سے انکو بھی سچا سمجھا جاسکے؛

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ طاعون اور وبا کا آنا یا قحط کا پڑنا کسی نبی کی صداقت کے لئے کوئی نشان نہیں ہیں اس لئے یہ مرزا صاحب کی صداقت میں پیش نہیں کئے جاسکتے۔ ایسی وبائیں اور قحط ہر زمانہ میں پڑتے رہتے ہیں

تیسرا اعتراض یہ ہے۔ موجودہ جنگ یورپ کس نبی کا نشان قرار دیا جائیگا کیونکہ مرزا صاحب تو فوت ہو گئے ہیں۔ کیا اب کسی اور شخص کو نبی مانکر اس کا نشان صداقت مانا جاوے

چوتھا اعتراض یہ ہے کہ مرزا صاحب کی بعض پیشگوئیاں سچی ثابت نہیں ہوئیں جیسا کہ آتھم کی بابت پیشگوئی تھی۔

ان اعتراضات کے جواب میں حضرت فاضل راجیکی نے اٹھکر بڑے زور سے اور پر رعب آواز میں کہا کہ میرے لئے یہ سخت حیرانی اور افسوس اور تعجب کا موجب ہے کہ ایک عیسائی نہیں بلکہ ایک پادری عیسائی کے منہ سے یہ اعتراضات سننے میں آئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ پادری صاحب کو یا تو سوال کرنا ہی نہیں آیا۔ یا دانستہ انہوں نے سوال کو پوری طرح پیش نہیں کیا۔ آپکو چاہیئے تھا کہ پہلے وہ اصول بیان کرتے جو ایک سچے نبی کی صداقت کے لئے معیار ہو سکتے ہیں۔ اور پھر ان کے مطابق حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کی نبوت ثابت کرتے۔ پھر مرزا صاحب کی صداقت کو ان معیاروں کے ذریعہ سے باطل کرتے۔ آپنے کہا ہے کہ طاعون کا پڑنا بھی کوئی نشان ہے میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ ازراہ کرم آپ بتائیں کہ انجیل میں ابن آدم کے دوبارہ آنے کے کیا نشانات لکھے ہیں۔ کیا خود انجیل نے یہ نشان بیان نہیں کیا۔ کہ مری پڑیگی اور کثرت سے مری پڑیگی۔ زلازل آئینگے قحط پڑینگے۔ اگر یہ کوئی نشان نہیں ہو سکتے۔ تو آپکو چاہیئے۔ کہ انجیل پر اعتراض کریں جس نے یہ نشانات مقرر کئے ہیں۔ اگر موسیٰ کے لئے فرعون کا غرق نیل ہونا کوئی نشان ہے تو کیا وجہ ہے کہ اب طاعون اور زلازل حضرت مرزا صاحب کے لئے نشان نہیں ہیں۔ پھر حضرت مسیح کی نسبت تو انجیل میں لکھا ہے کہ الٹا سے لوگوں نے کہا کہ نشان دکھاؤ۔ تو اس نے کہا ان لوگوں کو بجز یونس نبی کے نشان کے اور کوئی نشان نہیں دکھلایا جاویگا۔ اس کے متعلق اگر یہ سمجھا جائے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر مرے نہیں اور زندہ قبر میں رہے ہیں جس طرح حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے تھے۔ تو پورا ہوتا ہے لیکن اس طرح کفارہ باطل ثابت ہوتا ہے کیونکہ جب وہ صلیب پر مرے ہی نہیں تو کفارہ کیسا۔ اور اگر حضرت عیسیٰ کا صلیب پر مارا جانا صحیح تسلیم کیا جاوے۔ تو پھر صرف ایک ہی نشان جو کہ حضرت یونس نبی کی طرح حضرت مسیح نے پیش کرنا چاہا تھا۔ وہ بھی ثابت نہیں ہوتا۔ . . . .

. . . . کیونکہ حضرت یونس زندہ مچھلی کے پیٹ میں گئے۔ اور زندہ ہی باہر نکلے مگر حضرت مسیح صلیب پر مرکر قبر میں مردہ گئے۔

آتھم کے نشان کے متعلق عرض ہے کہ کیا ڈوئی کا نشان لیکھرام کا نشان اور لیکھرام کا نشان پورا ہوا کہ نہیں۔ پس جب کہ اس قدر نشانات پورے ہو گئے ہیں۔ جن سے انکار کرنے کی آپ میں طاقت نہیں تو اگر کوئی ایک دو پیشگوئیوں کا پورا ہونا آپکی سمجھ میں نہیں آتا۔ تو کس کا قصور ہے۔ پھر یہ اعتراض کہ پنڈت دیانند وغیرہ وغیرہ کی جماعتیں ہو گئیں تھیں۔ اعتراض نہیں رہتا کیونکہ ان لوگوں نے دعویٰ نہیں کیا تھا۔ کہ ہمارے ساتھ جماعت ہو گی مگر حضرت مرزا صاحب نے اس وقت جبکہ ایک شخص بھی آپ کو نہیں مانتا تھا۔ دعوےٰ کیا تھا اور بڑے زور سے کیا تھا کہ یاتون من کل فج عمیق و یاتیک من کل فج عمیق اور آج یہ دعویٰ بڑے زور شور سے پورا ہو رہا ہے۔ کیا یہ ایک نشان نہیں ہے۔

اس کے بعد چونکہ نماز مغرب کا وقت ہو گیا تھا اس لئے پادری صاحب سے کہا گیا کہ اگر آپ کو کچھ اور اعتراض ہوں اور آپ پیش کریں تو ہم بڑی خوشی سے آپکو وقت دینے کے لئے طیار ہیں۔ حضرت مولوی صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ میرا کل صبح واپس لاہور جانے کا ارادہ ہے لیکن اگر پادری صاحب کچھ سوال کرنا چاہیں۔ تو میں کل ٹھہر جاؤنگا۔ اور اس وقت تک واپس نہیں جاؤنگا۔ جب تک کہ ان کے کل اعتراضات کا جواب نہ دیدوں۔ مگر پادری صاحب نے بالکل نہ مانا اور کہا کہ میں بحث نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے جلسہ ختم کیا گیا۔ جو خدا کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی دعاؤں سے نہایت کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔ نو نئے اشخاص احمدی ہوئے۔ فالحمد للہ۔

قصیدہ

درشان حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

ازجناب مولوی محمد نور صاحب بیگوسرائے

مہر دین خدا سلام علیک ۔ بدر علم و ہدای سلام علیک
شمع بزم کرم سلام علیک ۔ لمعہ نور اتم سلام علیک

معدن علم و حلم و زہد و کمال
مخزن جود و حشمت و اجلال
منبع فیض و بخشش و افضال
قامع کفر و بدعت و اضلال
شاہ مسند نشین تخت مسیح
قاطع کفر و شرک دین قبیح
ظل رحمت بروز شب دائم
بر تو باشد بفضل حق قائم
کنم عرض اے شہ ابرار
دست بستہ بہ پیش تو دربار
منکہ بسیار پُر خطا ہستم
روز و شب در معاصی می باشم
زان سبب آن خدائے رب غفور
نمی شنود دعائے من رنجور
ہست مارا یقین کہ دعائے تو
درجناب خداوند البعین تو
بہر من مستجاب خواہد شد
حاجت من تمام خواہد شد
تو کہ ہستی مصفا و شیرین
چشمۂ معرفت و علم و دین
زان سبب آمدم بجوئے تو
تاکہ سیراب ام بفیض تو
بر من اے مہربان نگاہے کن
تشنہ مومنان نگاہے کن
بہر من از خدا دعائے کن
تاکہ حاجت روا شود بے سخن
نور گوید بعجز یا اللہ
حاجت من روا بکن دلخواہ

فہرست نومبائعین

بابت ماہ جنوری ۱۹۱۶ء

نام	مقام	نام	مقام
عبداللہ دیندار۔	کپورتھلہ	محمد شفیع	جالندہر
اہلیہ مولوی وزیر الدین مرحوم	اٹاوہ	عبدالغنی	״
مولا بخش۔	ہوشیارپور	مسماۃ شریفہ	״
محمد علی شاہ	״	״ فاطمہ	״
خان محمد	گجرات	غلام محمد	״
غلام صمدانی	پٹڑا	محمد ابراہیم	״
ہیرا۔	حیدر آباد دکن	اہلیہ ״	״
عیدروس صاحب	مالابار	اللہ دتا	ملاں پور
کجی کوئی صاحب	״	سردار خان	قلعہ صوبہ
اے کویائی	تیلی چیری	اللہ بخش	״
شریف احمد۔	لدہیانہ	امام الدین	״
خان محمد	گجرات	کرم الدین	״
مستری فیض بخش	مردان	״	״
اہلیہ دارہ عز۔	گورداسپور	عبدالبر	دسپال
فرزند ״	״	خان محمد	قلعہ صوبہ
دختر ״	״	عطاء اللہ۔	
والدہ محمد رمضان	سیالکوٹ	مولوی مہر الدین	جھیور
مولوی عبدالکریم۔	ملتان	اللہ بخش	دوہی والہ
عبدالرحمن	پٹیالہ	عبدالرزاق	
رحیم بخش	مردان	فضل دین	ملکہ پور
اہلیہ غلام محمد	سیالکوٹ	قادر بخش۔	بھینی ضلع امرتسر
نواب	״	خدا بخش	״ ״
احمد دین	״	الٰہی بخش	״ ״
مسماۃ بھاگن	״	محمد یوسف	״ ״
عبدالرحمن	ہوشیارپور	چوہدری عبدالعزیز۔	
قاضی عبدالوا(حد)	سبز دا گوجرانوالہ	محمد دین۔	
اظہر الدین۔	بنگال	رحیم بخش۔	
شیخ نتھو	لدہیانہ	چندہ۔	ضلع امرتسر
رحم بخش	جالندہر	محمد صدیق	״
محمد لطیف	״	مہر دین	دہرم کوٹ

ستار دین۔
فتح محمد
قاضی عزیز الدین۔ گوجرانوالہ
مبارک علی۔
فضل احمد گورداسپور
احمد دین جالندھر
برکت علی بنگہ
فضل الدین۔ دھرم کوٹ
غلام محمد
عبدالرحمن قاضے والے

غلام الٰہی۔ بھیرہ
مستری غلام الٰہی ״
״ فضل کریم۔ بھیرہ
محمد اقبال۔ جلالپور
سلطان۔ جالندہر
فضل الدین امرتسر
تاج الدین لائلپور
ثناء اللہ ضلع سیالکوٹ

میزان ۷۸

معاونین اخبار مطلع رہیں

جن احباب کی قیمت یکم جنوری ۱۹۱۶ء تک ختم ہو چکی ہے۔ ان کی خدمت میں عنقریب وی پی ارسال کرکے جاوینگے۔ امید ہے کہ احباب وصول فرماکر مشکور فرماوینگے۔
خاکسار (مینیجر)

ناظرین

وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل میں دیر ہوگی۔ خط و کتابت کے